52886 ـ تکلیف اور اذیت سے بچنے کے لیے داڑھی کاٹنے کا حکم

سوال

میرا دوست عنقریب ایك اسلامی ملك میں شادی کر رہا ہے وہ صراط مستقیم پر قائم اور سنت کی پیروی کرتا ہے (اس نے داڑھی بھی رکھی ہوئی ہے) لیکن جس ملك میں وہ جائیگا وہاں داڑھی والے شخص کو بند کر لیا جاتا ہے، اور پھر خفیہ پولیس والے اس کا پیچھا کرتے رہتے ہیں، میرا دوست اپنے سسرالی خاندان کے لیے کوئی مشکلات پیدا کرنا نہیں چاہتا، کیونکہ حکومت کی جانب سے ان کا خفیہ طور پر پیچھا کرنا متوقع ہے، اس بنا وہ اپنی داڑھی کی تھوڑی سی کانٹ چھانٹ کرنا چاہتا ہے، اور پھر بعد میں دوبارہ داڑھی بڑھا لےگا اگر مذکورہ بالا اسباب نہ ہوتے تو وہ داڑھی کو نہ کاٹتا، اس کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شرعی طور پر داڑھی پوری رکھنا واجب ہے، اور اسے مونڈنا حرام ہے، سوال نمبر (1189) کے جواب میں داڑھی مونڈنے کا حکم بیان ہو چکا ہے کہ اسے مونڈنا حرام کاموں میں شامل ہوتا ہے.

اور ابن حزم رحمہ اللہ نے علماء کرام کا اتفاق نقل کیا ہے کہ داڑھی مونڈنا جائز نہیں.

دیکھیں: المحلی ابن حزم (2 / 189).

لیکن قید و بند کے خوف یا داڑھی رکھنے والے کو دی جانے والی اذیت سے بچنے کے لیے داڑھی مونڈنے کے متعلق یہ ہے کہ:

یہ خوف ایك درجہ تك نہیں ہے، بلکہ بعض اوقات تو راجح گمان ہوتا ہے، اور بعض اوقات صرف وہم، اور بعض اوقات دونوں برابر برابر ہوتے ہیں.

صرف ظن راجح کی حالت میں ہی داڑھی مونڈنا جائز ہے، اس کے علاوہ کسی بھی حالت میں نہیں.

اور یہ اس صورت میں ضروریات کے باب میں شامل ہو گا، اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

پھر جو کوئی مجبور ہو جائے، اور وہ حد سے تجاوز کرنے والا اور زیادتی کرنے والا نہ ہو، اس پر ان کے کھانے میں کوئی گناہ نہیں، اللہ تعالی بخشش کرنے والا مہربان ہے البقرۃ (173).

یا پھر یہ چیز باب الاکراہ میں شامل ہو گی، فرمان باری تعالی ہے:

جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ سے کفر کرے سوائے اس کے کہ جس پر جبر کیا جائے، اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ تعالی کا غضب ہے، اور انہی کے لیے بہت بڑا عذاب ہے النحل (106).

اس میں اکراہ اور جبر وہ معتبر ہے کہ داڑھی نہ منڈانے کی صورت میں اسے نقصان پہنچے، لیکن صرف تنگی اور سوال و جواب اور تحیقیق کرنا، یہ ایسے امور ہیں جن سے داڑھی منڈے بھی نہیں بچ سکتے، اور ایسے شخص کو گناہ میں پڑنا جائز نہیں.

اکراہ اور جبر کی کئی ایك شروط ہیں، جن کا ہونا ضروری ہے حتی کہ مسلمان شخص کے لیے کوئی حرام فعل یا قول جائز ہو، اور ان شروط کا معلوم ہونا ایك اہم چیز ہے، بہت سارے لوگ اکراہ اور جبر کا دعوی کرتے ہیں حالانکہ وہ ایسے نہیں ہوتے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اکراہ اور جبر کی تین شرطیں ہیں:

پہلی شرط:

وہ امر ایسے شخص کی جانب سے ہو جو قادر ہے.

دوسری شرط:

اس کے ظن غالب میں ہو کہ اگر مطالبہ تسلیم نہ کیا گیا تو اسے جو دھمکی دی گئی ہے اس سے نقصان ہوگا.

تیسری شرط:

وہ ایسا امر ہو جس سے بہت زیادہ نقصان اور ضرر پہنچے، مثلا قتل، شدید قسم کا زدکوب کرنا، قید و بند، اور لمبی دیر تك محبوس رکھنا، لیکن صرف سب و شتم اکراہ اور جبر میں شامل نہیں ہوتا، اور اسی طرح تھوڑا سا مال لینا بھی.

لیکن تھوڑا سا ضرر اور نقصان اگر تو کسی ایسے شخص کے متعلق ہو جو اس کی پرواہ نہ کرتا ہو، تو یہ جبر اور اکراہ نہیں، اگر بعض صاحب مروؤت کے حق میں وہ اہانت و توہین کے طریقہ پر ہو تو وہ کسی دوسرے کے لیے بہت شدید زدکوب کرنے کی جگہ میں ہوتا ہے.

اور اگر اسے دھمکی دی جائے کہ اس کے بچے کو تکلیف اور اذیت دی جائیگی، تو ایك قول کے مطابق یہ اکراہ اور جبر نہیں، کیونکہ ضرر تو اس کے علاوہ کسی اور کو پہنچ رہا ہے، اور اولی یہی ہے کہ یہ اکراہ اور جبر ہے، کیونکہ یہ چیز تو اس کے ہاں اس کا مال لینے سے بھی زیادہ عظیم اور بڑا ہے، اور اس کی دھمکی اکراہ ہے، تو اسی طرح یہ بھی اکراہ ہوگا.

دیکھیں: المغنی ابن قدامہ (7 / 292).

اور اگر یہ تکلیف اور اذیت داڑھی ہلکی کر کے ختم اور دور کی جا سکتی ہو تو پھر داڑھی منڈانا صحیح نہیں، بلکہ وہ صرف اسے ہلکا کر لے، کیونکہ داڑھی منڈانا ہلکی کرنے سے زیادہ شدید ہے.

یہاں اس بات کی تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ: وہ اس ملك کا سفر کرنے کا محتاج ہو، لیکن اس ملك جانے کی ضرورت نہ ہو تو پھر سفر کے لیے داڑھی منڈانا جائز نہیں، کیونکہ وہ اس کے لیے مجبور نہیں.

واللہ اعلم .